39941- میکے جانے پر طلاق کی قسم اٹھالی

سوال

میرے خاوند نے طلاق کی قسم اٹھالی کہ میں میکے نہ جاؤں ، اوراب وہ اس سے رجوع چاہتا ہے توکیا اس پر قسم کا کفارہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمدللہ

پہلی بات تو یہ ہے کہ :

مسلمان کے لیے مشروع تو یہ ہے کہ وہ اپنے گھریلو جھگڑوں میں طلاق کے استعمال سے اجتناب کرے ، اس لیے کہ طلاق کا انجام صحیح نہیں ہوتا ، بہت سے لوگ طلاق کے معاملہ میں سستی اور تساہل کا مظاہرہ کرتے ہیں جب بھی ان کے مابین کوئی گھریلو جھگڑا ہو فورا طلاق کی قسم اٹھالیتے ہیں ، اور جب بھی دوست واحباب کے مابین جھگڑا ہوا طلاق کی قسم اٹھالی ۔ ۔ ۔ اوراسی طرح

یہ تواللہ تعالی کی کتاب سے ایک قسم کا کھیل ہے ، دیکھیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکھٹی دینے والے شخص کوکتاب اللہ کے ساتھ کھیلنے والا قرار دیں توپھر اس شخص کوکیا کہیں گے جو طلاق کواپنی عادت ہی بنا لے ؟

اور جب بھی اپنی بیوی کوکسی چیز سے منع کرنا چاہا یا پھر کسی کام کرنے کوکہنا چاہا طلاق کی قسم اٹھالی ؟

امام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے محمود بن لبید سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوایسے شخص کے بارہ میں بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کوتین طلاق اکھٹی دے دی تھیں ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم غصہ سے اٹھے اور فرمانے لگے :

(میرے ہوتے ہوئے بھی کتاب اللہ سے کھیلا جارہا ہے)

حتی کہ ایک شخص کھڑا ہوکر کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اسے قتل نہ کردوں ۔ سنن نسائی حدیث نمبر (3401)

حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اس کے رجال ثقہ ہیں ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے غایۃالمرام (261) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ بیوقوف لوگ جو اپنی زبانوں پر ہر چھوٹے اور بڑے معاملے میں طلاق طلاق کرتے پھرتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی کے بھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بھی مخالف ہیں :

(جو شخص بھی قسم اٹھانا چاہے وہ اللہ تعالی کی قسم اٹھائے وگرنہ خاموش ہی رہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (2679) ۔

تو مومن جب بھی قسم کا ارادہ کرے تو اللہ تعالی کی قسم اٹھائے ، اور اس کے لیے یہ بھی لائق نہیں کہ وہ کثرت سے قسمیں ہی اٹھاتا رہے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{**اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو**}.المائدۃ (89) ۔

اس آیت کی جو تفسیر کی گئی ہے وہ بالجملہ یہی ہے کہ اللہ تعالی کی قسم کثرت سے نہ اٹھایا کرو ۔

اور رہا یہ مسئلہ کہ طلاق کی قسم اٹھالی جائے مثلا یہ کہا جائے : اگر تم یہ کرو تو طلاق ، اگر یہ نہ کرو تو طلاق ، یا پھر یہ کہے : اگر میں ایسا کروں تو میری بیوی کو طلاق ، اگر ایسا نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق ، اور اس طرح کے دوسرے کلمات ، تو یہ سب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ھدایت و راہنمائی اور سنت کے خلاف ہے ۔ اھ دیکھیں فتاوی المراۃ المسلۃ (753/2) ۔

دوسری بات :

رہا مسئلہ کہ اس سے طلاق واقع ہوتی ہے کہ نہیں ، تو اس میں خاوند کی نیت کا دخل ہے اگر اس نے طلاق کی نیت کی اور بیوی کو قسم دی کہ وہ ایسا کام نہ کرے تو بیوی کے وہ کام کرنے سے طلاق واقع ہوجائے گی ، اور اگر وہ اس میں طلاق کی نیت نہیں کرتا بلکہ صرف اس نے تو منع کرنے کی نیت کی تھی تو اس کا حکم قسم کا ہوگا ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

راجح یہ ہے کہ جب طلاق کو قسم کی جگہ پر استعمال کیا جائے ، یعنی اس کا مقصد یہ ہو کہ کسی کام کے کرنے پر ابھارا جائے یا پھر کسی کام سے منع کرنا ، یا کسی کی تصدیق یا تکذیب کا تاکید مقصود ہو تو اس کا حکم بھی قسم جیسا ہی ہے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اللہ تعالی کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کیوں کرتے ہو تم اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہو، اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کردیا ہے }.التحریم (2/1)

-

تو اللہ تعالی نے یہاں پر تحریم کو قسم قرار دیا ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے :

(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1) ۔

اور یہ قسم اٹھانے والا طلاق کی نیت تو نہیں کر رہا بلکہ اس نے قسم کی نیت کی یا پھر قسم کا معنی مراد لیا ہو تو اگر وہ قسم کو توڑے اس کے لیے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہی کافی ہے ، اس میں راجح قول یہی ہے ۔ اھ دیکھیں فتاوی المراۃ المسلمۃ (2/754) ۔

لجنۃ دائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

جو شخص اپنی بیوی کو یہ کہے : میرے ساتھ اٹھو وگرنہ طلاق ، اور وہ اس کے ساتھ نہ اٹھے ، تو کیا اس سے طلاق واقع ہو جائے گی ؟

لجنہ کا جواب تھا :

اگر آپ نے اس سے طلاق مقصود نہیں لیا بلکہ اپنے ساتھ جانے کے لیے ابھارا ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی ، علماء کے صحیح قول کے مطابق آپ کو اس پر کفارہ ادا کرنا ضروری ہے ۔

اور اگر آپ نے اس سے طلاق مراد لی ہے اور اس نے آپ کی بات نہیں مانی تو اس پر ایک طلاق واقع ہو گئی ہے ۔ اھ دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (20/86) ۔

واللہ اعلم.